108229-خاوند فوت ہونے کی عدت میں عورت کا نماز تراویح اور کام کاج کے لیے جانا

سوال

ڈیڑھ ماہ قبل میرا خاوند فوت ہوگیا، میری عادت ہے کہ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لیے جاتی ہوں، تو کیا عدت پوری ہونے سے قبل مسجد میں نماز تراویح کے لیے جانا جائز ہے ؟ اور کیا میں دوکان پر کام کر سکتی ہوں، یہ علم میں رہے کہ دوکان اسی گھر میں ہے جہاں رہتی ہوں، کیا قبرستان جانے والے شخص کے لیے وہاں اگے ہوئے درخت میں سے کوئی چیز کھانی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس مصیبت میں اجر عظیم عطا فرمائے، اور آپ کو اس کا نعم البدل عطا کرے.

دوم :

فوت شدہ خاوند والی عورت عدت میں رات کے وقت بغیر کسی ضرورت کے باہر نہیں نکل سکتی، نماز تراویح کے لیے آپ کا جانا ضرورت نہیں ہے، اس بنا پر آپ اپنے گھر میں ہی نماز تراویح ادا کر لیں.

سوم :

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ عدت کے دوران دن کے وقت کام کے لیے باہر جا سکتی ہے، لیکن رات کو اسے اپنے گھر میں رہنا چاہیے، صرف دن کے وقت آپ کا دوکان پر کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عدت میں عورت دن کے وقت ضرورت کی بنا پر گھر سے باہر جا سکتی ہے، چاہے عدت طلاق کی ہو یا خاوند فوت ہونے کی؛ اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں ہو گئیں تو وہ باغ میں جا کر اپنی کھجور کے درخت کا پھل کاٹنے لگیں، انہیں ایک شخص ملا اور اس نے انہیں منع کیا تو میری خالہ نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا :

"جاؤ جا کر اپنی کھجوروں کا پھل کاٹو، ہو سکتا ہے تم اس سے صدقہ کرو، یا پھر خیر و بھلائی کرو"

اسے نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے.

اور مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ :

"جنگ احد میں کچھ لوگ شہید ہو گئے تو ان کی بیویاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کرنے لگیں :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رات کے وقت ڈر لگتا ہے، تو کیا ہم سب اکٹھی ہو کر کسی ایک کے گھر رات بسر کر لیا کریں، اور جب صبح ہو تو ہم جلدا اپنے گھروں کو واپس چلی جایا کرینگی ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم سب مل کر کسی ایک کے گھر جا کر باتیں کیا کرو اور جب سونا چاہو ہر ایک اپنے گھر چلی جائے "

اس لیے کسی بھی عورت کے لیے اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر کرنی جائز نہیں، اور نہ ہی رات کے وقت باہر نکلنا جائز ہے، مگر ضرورت کی بنا پر ہو سکتا ہے، کیونکہ دن کے خلاف رات فتنہ و فساد کی جگہ ہے، اور دن کام کاج اور ضروریات پوری کرنے اور اشیاء خریدنے کے لیے ہے "انتہی

دیکھیں : المغنی (130/8).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

اصل یہی ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی عدت بسر کرے جہاں وہ خاوند کے فوت ہونے کے وقت تھی، اور وہاں سے بغیر کسی ضرورت کے مت نکلے؛ مثلا بیماری کی حالت میں ہاسپٹل جانا، اور بازار سے ضروریات کی اشیاء خریدنا مثلا روٹی اور سبزی وغیرہ، یہ بھی اس صورت میں جب اس کے پاس کوئی خریدنے والا نہ ہو اور یہ کام نہ کرے "انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (440/20).

رہا مسئلہ قبرستان میں لگے ہوئے درخت کا کھانا تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع فرمایا ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (8198) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.